الہامی مذاہب کی مذہبی اصطلاحات کا تجزیاتی مطالعہ

خالد محمود عارف[1]

ڈاکٹر فرحت نسیم علوی[2]

Abstract

Every religion has certain terms on which the teachings of that religion depend. Religion is a mixture of cultural systems, beliefs, universal ideas as well as humanity, spirituality and moral values. The terminology of a religion reflects its identity with that of other religions. Religion sets the rules for the life of the believer and its terminology is the best source of guidance for him.

Key words: Religion, Divine religions, Islam, Judaism, Christianity.

مذہب ثقافتی نظاموں، عقائد، آفاقی نظریات کے ساتھ ساتھ انسانیت، روحانیت اور اخلاقی قدروں کا مرکب ہے۔ اس مکالے میں ہم تینوں الہامی مذاہب (اسلام، یہودیت اور مسیحیت) کی مختلف دینی اصطلاحات کو ان کی کتابوں کی روشنی میں بیان کریں گے تاکہ ہم اس مذہب، اس کے نظریات اور تفصیلات کو آسانی سے سمجھ سکیں۔ ہر مذہب کی اصطلاحات دوسرے مذاہب کے ساتھ اپنی مختلف شناخت اور انفرادیت کی عکاسی کرتی ہیں۔

یہودی مذہبی اصلاحات

یہودی مذہب الہامی مذاہب میں سے سب سے قدیم مذہب ہے اور بنی اسرائیل میں سب سے زیادہ انبیاء اکرم علیہ السلام انہی کی طرف معبوث ہوئے ہیں۔ ان کے ہاں کئی ایک مذہبی اصطلاحات رائج ہیں جو اس مذہب کو بہترین انداز میں بیان کرتی ہیں۔ یہاں ہم ان مذہبی اصطلاحات میں سے چند ایک کا تذکرہ کریں گے۔

خداوند (یہوہ)

عہد نامہ قدیم میں خدا کا ذاتی نام 5،700 سے زیادہ مرتبہ آیا ہے۔ یہ نام جلتی جھاڑی کے واقعے کے دوران موسیٰ پر ظاہر کیا گیا تھا۔[3] عبرانی میں یہ چار حروف صحیحہ Consonants سے لکھا گیا ہے اور اس تلفظ غالباً یہوہ (یاہ وے) ہے۔ اس کا بالکل صحیح

---

[1] ریسرچ اسکالر پی ایچ ڈی، شعبہ اسلامی و عربی علوم جامعہ سرگودھا

[2] اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اسلامی و عربی علوم جامعہ سرگودھا

[3] کتاب مقدس، مطالعاتی اشاعت (لاہور: پاکستان بائبل سوسائٹی، 2010ء)، خروج، 13: 1- 15

تلفظ معلوم نہیں کیوں کہ یہودی اس نام کو اتنا پاک اور متبرک سمجھتے تھے کہ سوائے معافی کے عظیم دن جیسے بہت ہی خاص موقعوں پر زبان سے ادا کرتے تھے۔ مگر اُس وقت بھی صرف چنے ہوئے کاہن کو خدا کا نام بولنے کی اجازت ہوتی ہے۔[4]
یہودیوں نے اپنی بائبل مقدس میں "یہوہ" کا لفظ پڑھنے کے لیے بہت احتیاط سے متبادل لفظ اختیار کیا تھا جو خدا کی قدرت پر خاص زور دیتا ہے۔ وہ لفظ ہے "ادونائی" بمعنی "میرا خداوند"۔ یہودی نوشتے (جنہیں مسیحی پرانا عہد نامہ کہتے ہیں) عبرانی میں صرف حروف علت صرف حروف صحیحہ سے لکھے گئے ہیں حروف علت بالکل استعمال نہیں ہوئے۔ ان نوشتوں کے پہلی دفعہ لکھے جانے کے سینکڑوں سال بعد بائبل مقدس کے مزید نسخے تیار کرنے والے علمانے "یہوہ" کے نیچے "ادونائی" کے حروف علت لکھنے شروع کیے تاکہ قاری کو یاد دلائیں کہ خدا کا پاک نام نہیں بولنا۔

تفلا(Tefillah)

عبرانی الفاظ جو دعا و عبادات کے معنی میں آتے ہیں اور جو یہودیوں کی نماز پر روشنی ڈالتے ہیں، ان میں سب سے زیادہ مشہور لفظ "Tefillah" ہے اور اس کا ترجمہ "خدا کو حاکم سمجھتے ہوئے اس کے سامنے تفرع و مناجات اور اس کے سامنے جھک جانا کیا جاتا ہے، تین وقت کی نماز (فجر، ظہر اور غروب آفتاب) جو عہد ہیکل کے اہل دین و اہل تقویٰ کا شمار تھا، عہد احبار میں انفرادی اوراجتماعی نماز کا باقاعدہ دستور بن گیا، ان تینوں نمازوں کے اوقات، ان کے طریقے، یوم السبت کے طریقے، نئے چاند کی نماز، دوسرے اضافی مقدس ایام کی نماز، یوم کفارہ کی مخصوص نماز عہد ہیکل میں ذبیحوں اور مساوی قرار دے دیئے گئے۔ اس کی تعریف کے حوالے سے Rabbi Adin Steinsaltz بیان کرتے ہیں:

> "In addition to the outlines for the major blessings-whether those pronounced by individual worshipers, in public worship or for Temple rites-they established the basic structure for what was initially known simply as Teffilah."[5]

فرشتہ

"فرشتہ" کے لغوی معنی ہیں "بھیجا ہوا، قاصد یا پیغامبر"۔ کتاب مقدس میں ہم اکثر مقامات پر دیکھتے ہیں کہ فرشتے یہی فریضہ سرانجام دیتے ہیں۔ یعنی خدا کا پیغام لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔ بعض اوقات فرشتے شخصی ملاقات کرکے پیغام یا حکم دیتے ہیں۔

---

[4] کتاب مقدس، 123
[5] Rabbi Adin Steinsaltz, a guide to Jewish Prayer, a Guide to Jewish Prayer (New York: Schocken Books, 2000) ، 49

کسی وقت وہ خواب میں پیغام پہنچاتے ہیں۔ کئی دفعہ فرشتے رویا میں موجود ہوتے ہیں۔ فرشتے انسانوں کی رویا کی طرف رہنمائی کرتے اور ان کی وضاحت کرتے ہیں۔

مگر فرشتے قاصدوں سے کچھ بڑھ کر ہیں۔ وہ خدا کے آلہ کار کی حیثیت سے کام کر کے اُس کی مرضی پوری کرتے ہیں۔[6]

عیدِ خیام

خریف کی فصل کی کٹائی کے خاتمے پر سات دن تک منائی جاتی تھی۔ خریف کی فصل کے لیے خدا کی شکر گزاری کرنے کے علاوہ لوگ درختوں کی شاخوں کے جھونپڑے بنا کر ان میں رہتے تھے۔ یہ عارضی جھونپڑے یاد دلاتے تھے کہ مصر سے نکلنے کے بعد لوگ بیاباں میں کیسے رہتے تھے۔[7]

دس حکم

خدا نے بنی اسرائیل کو جتنے احکام دیئے اُن میں سے یہ مجموعہ جسے "دس حکم" کہا جاتا ہے زیادہ مشہور ہے۔ یہ حکم اس رشتے کو مضبوط اور پکا کرنے کے لیے دیئے گئے، جو خدا نے پہلے قائم کیا تھا۔ چوں کہ خدا نے اسرائیل کو چن لیا اس لیے انہیں خدا کے اور صرف خدا کے وفادار رہنا ضرور تھا۔[8]

عیدِ فسح

یہود کے ہاں یہ عید سات دن کے لیے 15 اپریل (نیسان) کو منائی جاتی ہے۔ اس میں لوگ یاد کرتے ہیں کہ کس طرح خدا نے ہمیں مصر کی غلامی سے نجات دلائی۔ اس کے علاوہ فصلوں اور ریوڑوں کے سالانہ بڑھنے پر خدا کا شکر ادا کیا جاتا تھا۔[9]

عہد کا صندوق

عہد کا صندق، مقدس صندوق تھا جو کہ کیکر کی لکڑی کا بنا ہوا تھا۔ اُس میں پتھر کی دو لوحیں رکھی تھیں جن پر دس حکم لکھے ہوئے تھے۔ موسیٰ کے زمانے میں بیابانی سفر کے دوران یہ صندوق عبرانی لوگوں کے ساتھ ساتھ رہا۔ یہ صندوق قدیم اسرائیلوں کا نہایت اہم نشان تھا۔[10]

---

6 پیدائش،16: 7- 12،31: 10- 13؛ گنتی،22: 22- 35،1: 20- 21؛ لوقا،11: 20،26- 38؛ زکریاہ،1: 7- 13؛5: 5- 11؛ اعمال،10: 23- 32؛ مکاشفہ،10: 1- 11

7 خروج،23: 16؛ استثنا،16: 13- 17؛ نحمیاہ،8؛ حزقی ایل،45: 25

8 خروج،20: 1- 17؛ استثنا،5: 6- 21

9 خروج،12: 23- 28

سبت

لفظ سبت عبرانی کے فعل "شبت" سے مشتق ہے۔ جس کے مطلب ہے "رک جانا" یا" آرام کرنا"۔ اور یہ منسوب ہے ہفتے کے ساتویں دن سے جو (یہودی دستور کے مطابق) جمعہ کو غروب آفتاب سے ہفتہ کو غروب آفتاب تک ہوتا ہے۔ قدیم اسرائیلی اور عصر حاضر کے یہود بھی سبت کی عبادت کرتے اور ہر قسم کے کام سے آرام کرتے ہیں۔ اس دن یہود کے لیے کسی بھی قسم کے کام کی ممانعت تھی اور انہوں نے صرف عبادت کرنا ہوتی ہے۔[11]

شیطان

عہد نامہ قدیم میں شیطان (الزام لگانے والا) کے بارے میں کئی باتیں بتائی گئی ہیں۔ شیطان کے بارے میں کتاب مقدس میں بڑا تفصیلی ذکر موجود ہے اور کتاب مقدس کی کئی آیات سے اُس کی ہیت اور اُس کے کاموں کے بارے میں پتا چلتا ہے مثلاً وہ مشکلات پیدا کرتا ہے، ایوبؑ کو دکھ دیئے، برگزیدہ کاہن پر الزام لگایا، آدم وحوا کو جنت سے نکلوایا وغیرہ۔[12]

اسرائیلی لوگ بابل کی اسیری میں تھے۔ 538 ق م میں فارسیوں نے بابل کو شکست دی اور ان اسرائیلوں کو اپنے وطن جانے کی اجازت دے دی۔ اس عرصے کے دوران اور مزید تقریباً دو سو سال تک اسرائیلی فارسی تہذیب، طرز حکومت اور مذہب سے بہت متاثر ہوتے رہے۔ فارسی مذہب ایک ہستی کے بارے میں بتاتا ہے جو خدا کا سب سے بڑا حریف (شیطان) ہے اور اُس کے پاس فرشتوں جیسی مخلوق ہے جنہوں نے اس کے برے منصوبوں کو پورا کرنے میں اس کی مدد کی۔

مبارک حالی

آج کل کے زمانے میں مبارک اسے سمجھا جاتا ہے جس کے پاس بہت املاک، روپیہ پیسہ، مال اسباب ہو اور وہ خوش باش ہو۔ زبور میں اور کتاب مقدس میں "مبارک" ہونے کا مطلب، "خدا سے نعمتیں اور برکتیں پانا اور وہ کام کرنا جو خدا چاہتا ہے۔ کبھی کبھی مُبارک حالی میں املاک اور مال واسباب کا ہونا بھی شامل ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر کھانے کو خوراک، رہنے کو مکان اور بیوی بچے ہونا خدا کی برکت کی علامت ہیں۔[13]

10 خروج، 25: 10- 22؛ 31: 2، 7؛ 35: 30- 35؛ 37: 1- 9؛ استثنا، 10: 1- 5

11 پیدائش، 2: 1- 3؛ خروج، 20: 8- 11؛ 31: 17؛ 23: 12؛ استثنا، 5: 14: 15

12 1- تواریخ، 21: 1- 2، 16، 17؛ ایوب، 1: 2- 6: 7؛ زکریاہ، 3: 1- 2

13 زبور، 127: 3؛ 128: 4- 5؛ 144: 12- 15؛ 1: 1- 2؛ 119: 1، 14، 147؛ 41: 1- 2؛ 112: 1- 3؛ پیدائش، 12: 1- 3

مسیح موعود

عبرانی کے لفظ "ممسوح" کا مطلب ہے "مسح کیا گیا"۔ اس کا ترجمہ "برگزیدہ" یا "چنا ہوا" بھی کیا گیا ہے۔ مسح کرنا ایک رسم ہے جس میں اُس شخص کے سر پر تیل انڈیلا جاتا ہے جو خدا اور اس کے لوگوں کی خدمت کرنے کو چنا گیا ہو۔ مثلاً کاہن، نبی وغیرہ۔ [14]

ہیکل سلیمانی

حضرت داؤد کے زمانے تک "تابوت سکینہ" کو رکھنے کے لئے کوئی خاص انتظام نہیں تھا اور اسکے لئے پڑاؤ کی جگہ پر ایک الگ خیمہ لگا دیا جاتا تھا۔ حضرت داؤد نے خدا کے حکم سے خدا کا گھر بنانا شروع کیا جو عین اس مقام پر ہے جہاں آج مسجد اقصیٰ موجود ہے۔ لیکن یہ عالی شان گھر آپ کے بیٹے حضرت سلیمان کے عہد میں مکمل ہوا اور اسکو ہیکل سلیمانی کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس گھر کی تعمیر کے بعد تابوت سکینہ کو یہاں پورے احترام کے ساتھ رکھ دیا گیا۔[15]

گناہ

پیدائش کی کتاب میں بتایا گیا ہے کہ گناہ کا آغاز آدم اور حوا سے ہوا کیونکہ اُنہوں نے خدا کی نافرمانی کی اور نیکی اور بدی کی پہچان کے درخت کا پھل کھایا۔[16] اسی طرح موسیٰ کی شریعت کو توڑنا خدا کی مرضی کے خلاف عمل،[17] دیوتاؤں کی پرستش،[18] خدا کی پرواہ نہ کرنا،[19] بے انصافی،[20] اسی طرح دیگر بہت سے اعمال ہیں جن کو گناہ کہا جاتا ہے اور ان پر کتاب مقدس میں سخت گرفت کی گئی ہے۔

مسیحی مذہبی اصطلاحات

یہاں ہم چند ایک مسیحی مذہبی اصطلاحات کا تذکرہ کریں گے جس سے ہمیں مسیحی مذہب کی خاصی تفصیلات حاصل ہوں گی اور اس کی تعلیمات کو بخوبی سمجھ سکیں گے کیونکہ کسی بھی مذہب کی تمام جزئیات، معاملات، عبادات، اعتقادات اور دیگر چیزوں کو

---

[14] 1۔ تواریخ،29: 22؛یسعیاہ،61: 1؛3،1:45: 1

[15] 1۔ سلاطین،6: 1- 38؛7: 8- 13؛8: 62- 65؛12: 25- 33

[16] پیدایش،3: 9

[17] خروج،20:20؛32: 31- 34

[18] حزقی ایل،44: 10

[19] یرمیاہ،2: 22-24،29- 37

[20] پیدایش،6: 10- 12؛زبور،64: 1- 6

اُس وقت تک سمجھنا ممکن نہین ہوتا جب تک ہم اُس کی مذہبی اصطلاحات سے واقفیت حاصل نہیں کرلیتے۔ مسیحی مذہبی اصطلاحات کے لیے ہمارے پاس سب سے پہلا ماخذ کتاب مقدس ہے۔ اور ہم وہیں ہی سے ان اصطلاحات کی وضاحت کی کوشش کریں گے اور چند ایک کے لیے کچھ دیگر مسیحی علما کی کتب کا سہارا بھی لیں گے۔ مسیحیت چونکہ دُنیا کی ایک بڑی آبادی کا مذہب ہے لہذا اِس کی مذہبی اصطلاحات کی فہرست بھی بہت طویل ہے لیکن ہم یہاں چند ایک کا تذکرہ انتہائی اختصار سے کریں گے۔

گناہ

مسیحی عقیدہ کے مطابق انسان کی سرشت میں گناہ ازل سے موجود ہے اور یہ آدم علیہ السلام و حوا علیہ السلام کے باغ عدن میں گناہ کرنے کے باعث بنی نوع انسان میں داخل ہوا اور پشت در پشت ورثہ میں منتقل ہوتا رہتا ہے۔ مگر یسوع نئی زندگی دیتا ہے کیونکہ وہ معافی لایا ہے۔ اس نئی زندگی میں مُردوں میں سے زندہ کیا جانا بھی شامل ہے۔ 21 خدا نے یسوع کی موت کے وسیلے سے گناہ کے زور اور اختیار کو ختم کردیا۔[22] کیونکہ یسوع نے سارے انسانوں کے گناہوں کا دکھ سہا۔ 23 وہ گناہوں کا کفارہ دینے اور معاف کرنے کے لیے قربان ہوا۔[24] یسوع نے ہمارے گناہوں کا فدیہ ادا کردیا اور خدا نے انسانوں کے ساتھ ایک نیا عہد باندھا جس میں ان کو ہمیشہ کی زندگی دینا شامل ہے۔[25] خدا کی نئی اُمت گناہ کی غلام نہیں رہی بلکہ خدا کی غلام ہوگئی ہے۔[26]

تثلیث

مسیحی عقائد میں سب سے اہم عقیدہ تثلیث ہے۔ یعنی ایک خدا میں تین اقانیم باپ، بیٹا اور روح القدس ماننا اور یہ تین اقانیم صرف ایک ہی خدا ہیں۔ کیوں کہ ان کا ایک ہی الہی علم، ایک ہی الہی ارادہ اور ایک ہی الہی زندگی ہے۔ انگلش میں اس کے لیے Trinity[27] کا لفظ استعمال ہوا۔

---

[21] 1- کرنتھیوں، 15: 22 - 23

[22] رومیوں،3: 9

[23] 1- کرنتھیوں، 15: 3؛2- کرنتھیوں، 5: 21

[24] رومیوں،3: 25 – 26؛ عبرانیوں،2: 17؛9: 25- 28

[25] رومیوں،6: 23

[26] ایضاً،6: 20- 22

[27] A post – New Testament doctrine that posits God existing as three persons in one: Father, Son, and Holy Spirit.

لفظ تثلیث کتاب مقدس میں موجود نہیں۔ دوسری صدی کے آخر میں مسیحی بزرگ طرطلیان نے پہلی مرتبہ اس اصطلاح کا استعمال کیا۔[28]

تجسیم / تجسید جسم (جسم اختیار کرنا)

کیتھولک علما تجسیم کی بجائے تجسید کو ترجیح دیتے ہیں۔ مسیحی علم الٰہی میں اس سے مراد ہے تثلیث کے دوسرے اقنوم (مسیح) کا انسان بننا یا جسم اختیار کرنا۔ بائبل میں بنیادی طور پر لفظ جسم (عبرانی، بارساBarsa، یونانی۔Sarx) سے گوشت پوست کا جسم مراد ہے۔ مسیحی علم الٰہی کی رو سے جسم وہ نہیں جو انسان کے پاس ہے بلکہ جو کچھ وہ ہے تجسیم سے جو فارمولا ابھرتا ہے وہ یہ ہے کہ کسی طور اپنی خدائی سے دستبردار ہوئے بغیر انسان بنا۔[29]

تصلیب

مسیحی عقیدہ کے مطابق انسان کے ازلی گناہ کے کفارہ اور حصول نجات کی خاطر یسوع مسیح کا سولی چڑھنا۔[30] صلیب پر مرنے اور دفن ہونے کے بعد مسیح قبر سے جی اٹھا۔ یوں اس نے موت پر فتح پائی۔ اسی لیے صلیب خدا کی قدرت کا عظیم نشان ہے جس کے وسیلے سے وہ انسانوں کے گناہ معاف کرتا ہے اور انہیں نئی زندگی عطا کرتا ہے۔

رسولی عقیدہ / کریڈ

مسیحی ایمان کہ "میں ایمان رکھتا ہوں خدا قادر مطلق باپ پر، جو آسمان اور زمین کا خالق ہے، اور یسوع مسیح پر جو اس کا اکلوتا بیٹا اور ہمارا خداوند ہے۔ وہ روح القدس کی قدرت سے پیٹ میں پڑا، کنواری مریم سے پیدا ہوا، اس نے پنطس، پیلاطوس کے عہد میں دکھ اٹھایا، مصلوب ہوا، مر گیا اور دفن کیا گیا۔ برزخ میں اترا، تیسرے دن مُردوں میں سے جی اٹھا، پھر آسمان پر چڑھ گیا اور خدا قادر مطلق کے داہنے ہاتھ جا بیٹھا۔ وہاں سے وہ زندوں اور مُردوں کی عدالت کے لیے دوبارہ آئے گا۔ میں ایمان رکھتا ہوں روح القدس پر، پاک کلیسیا، مقدسوں کی شراکت، گناہوں کی معافی، جسم کے جی اٹھنے اور ہمیشہ کی زندگی پر۔"[31]

---

[28] ایف ایس خیر اللہ، قاموس الکتاب (لاہور: مسیحی اشاعت خانہ، بارہشتم)، 233؛ متی 28: 19 -20؛2- کرنتھیوں، 13: 14؛ گلتیوں، 1: 1- 5

[29] ایف ایس خیر اللہ، 234- 235

[30] کتاب مقدس مطالعاتی اشاعت، 1796

[31] رومیوں، 10: 9

ساکرامنٹ (Sacrament)[32]

یہ بائبل میں نہیں آیا البتہ یہ بائبل کے قدیم لاطینی اورولگاتا ترجمہ میں یونانی لفظ Mysterion بمعنی بھید کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔[33] یہ ایک دینی اصطلاح ہے جو مسیحی ایمان کی چند رسوم کے لیے متعین کی گئی ہے۔ بارہویں صدی کا ایک مسیحی ہیو گوتے نے ساکرامنٹوں کا ذکر کیا ہے اور اسی زمانہ کا ایک اور مسیحی پیٹر لامبارڈ نے سات ساکرامنٹ بیان کیے ہیں۔ موخر الذکر تعداد کو رومی کلیسیا نے قبول کیا۔ اِن کی تفصیل یہ ہے:

بپتسمہ (Baptism)[34]

پانی میں ڈبونا یا غوطہ لگانا، گناہوں سے چھڑانے کے لیے اور مسیح کے ساتھ دفن ہونے اور جی اٹھنے کی بصری علامت۔[35]

استحکام

روح القدس سے مضبوطی حاصل کرنا۔

عشائے ربانی

شکر گذاری کی دعا، اتوار کو جمع ہو کر یسوع کی یاد میں روٹی اور مئے نوش کرنے کی رسم۔[36]

اعتراف

پادری کے روبرو اعتراف کرتے ہوئے گناہ معاف کروانے کی رسم

آخری مسح (Penance)

روح اور بدن کو تقویت دینے کے لیے مقدس تیل کی مالش۔[37]

قسوسیت کی خدمت (Anointing the sick)

کہانت کا اختیار دے کر کاہن کو لاحق زندگی گزارنے اور خدمت کرنے کا فصل دلوانا

---

32 Scott Hahn, Swear to God (New York: Doubleday publishing, 2004), 26

33 افسیوں،5: 32؛1۔ تیمتھیس،3: 16؛ مکاشفہ،1: 28؛ ایضا،17: 7؛ کلیسوں،1: 26

34 David F. Wright, Sinclair B. Ferguson, Baptism (USA: IVP Academic Publishers, 2009), 19-70

35 اعمال،2: 38؛10: 47؛22: 16؛ متی،28: 19- 20؛ لوقا،3: 16،21- 22؛ مرقس،1: 4- 5؛16:16 ابو محمد عبدالحق حقانی، تفسیر حقانی (لاہور: الفصیل ناشران وتاجران،2009ء)، البقرۃ،2: 52

36 اعمال،2: 42؛20: 7؛1- کرنتھیوں،10: 16،11: 24،26

37 لوقا،13: 3

شادی (Marriage)

دلہا، دلہن کو پاک عہد کی وساطت سے جوڑنا

کفارہ

ازلی گناہ سے نجات کے لیے خدا نے اپنے بیٹے کو اس دنیا میں بھیجا جس نے سولی پر جان دے کر بنی آدم کے گناہوں کا کفارہ ادا کر دیا۔

کلمہ

عہد نامہ جدید میں یونانی لفظ لوگوس بہت اہم ہے۔ اس کے معنی کلام ہیں۔ یہ بطور خاص کلام خداوندی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ عہد نامہ جدید میں اس سے مراد یسوع مسیح علیہ السلام کی ذات ہے۔[38]

فردوس

عبرانی زبان میں "فردوس" کے لیے جو لفظ ہے وہ قدیم فارسی زبان سے مستعار لیا گیا ہے۔ جس کا مطلب ہے "باغ جس کے گرد دیوار ہو" یا "گھنے درختوں سے بھری ہوئی سیر گاہ جہاں ہر طرف خوبصورتی، دلکشی اور امن وچین ہو۔"[39]

کلیسیا

بائبل مقدس میں جس لفظ کا ترجمہ "کلیسیا" کیا گیا ہے اس کا مطلب ہے ان لوگوں کا اجتماع یا مجلس جو مسیح یسوع کے بارے میں خوشخبری پر ایمان رکھتے ہیں۔ ان پر خدا کا ارادہ ظاہر کیا گیا ہے اور وہ چن لیے گئے ہیں تاکہ دنیا میں خدا کی مرضی پوری کریں۔ کلیسیا خداوند یسوع کی ملکیت اور یسوع مسیح کلیسیا کا "سر" ہے۔[40]

قیامت

قدیم زمانے میں اسرائیل میں لوگ مرتے اور دفن کیے جاتے تھے تو ان کا عقیدہ یہ تھا کہ اُن کی روحیں زمین کے نیچے اندھیری اور تاریک جگہ میں جاتی ہیں۔ اس جگہ کو "شیول (Sheol)" یا "ہیڈیز (Hades)" کہتے تھے۔ اردو میں اس کا ترجمہ "پاتال، عالم اسفل، تحت الثریٰ، عالم ارواح، روحوں کا ٹھکانا، برزخ، رُوحوں کا جہاں" کیا گیا ہے۔ بعد کے دور میں یسوع کی پیدائش سے

---

[38] خیر اللہ، قاموس الکتاب، 74

[39] نحمیاہ، 2:8؛ دانی ایل، 12: 2- 3؛ یسعیاہ، 26: 19؛ لوقا، 23: 39- 43؛ ایضاً، 16: 19-22؛ فلپیوں، 1: 23؛ مکاشفہ، 2: 7؛ 22: 1- 5

[40] افسیوں، 1: 22؛ کلسیوں، 1: 18؛ 1۔ کرنتھیوں، 1: 12، 27: 31؛ یوحنا، 15: 1- 16

تقریباً چھ سو سال پہلے جب لوگ بابل میں اسیر تھے تو بعض نبیوں نے یہ تصور پیش کیا کہ ایک شخص مُردوں میں سے جی اٹھے گا ۔ یہ عقیدہ بہت اہم تھا جس سے قوم کو حوصلہ ہوا۔ [41]

اسلام کی مذہبی اصطلاحات

اسلام دین فطرت ہے اور اس نے اپنے ماننے والوں کے لیے وہ ہدایت جاری فرمائی ہیں جن کو اپنا کر وہ دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کرسکتے ہیں۔ اسلامی تعلیمات انسانی فطرت کے عین مطابق ہیں اور اس کی اصطلاحات بھی اس کی تمام مذہبی رسومات کی عکاس ہیں۔ ان اصطلاحات کا ہم یہاں ایک مختصر سا خاکہ پیش کرتے ہیں۔

اللہ

یہ اللہ تعالیٰ کا ذاتی نام ہے اور یہ قرآن پاک کی تقریباً تمام ہی سورتوں میں آیا ہے ۔ اللہ جو احکم الحاکمین اور کائنات کا خالق و مالک ہے ۔ جو اکیلا و یکتا اور رحمن ورحیم ہے۔ جس کے ننانوے نام ہیں اور یہ سب اللہ کے صفاتی نام ہیں یہاں ہم چند آیات جن میں اللہ کا نام اللہ استعمال ہوا ہے ان کو بیان کریں گے کیونکہ تمام آیات کا احاطہ بہت مشکل ہے۔ مثلاً:

" خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰي قُلُوْبِہِمْ وَعَلٰي سَمْعِهِمْ"[42]

" اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ۙ الْـحَيُّ الْقَيُّوْمُ"[43]

قرآن

قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کے قلب عطر پر تقریباً 23 برس کے عرصے میں نازل فرمایا۔ قرآن کے نزول کا آغاز غار حرا سے ہوا۔ قرآن اللہ تعالیٰ کا وہ کلام ہے جو ہجرت سے قبل اور ہجرت سے بعد مسلسل ہوتا رہا۔ لفظ "قرآن" خود قرآن میں 70 بار آیا ہے۔ لفظ قرآن کا ایک مطلب "تلاوت کرنا" بھی بیان کیا گیا ہے ۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

---

[41] یسعیاہ،26: 9؛حزقی ایل،37؛مرقس،16: 7؛متی،28؛لوقا،24؛یوحنا،20،21؛1-کرنتھیوں،15: 3 -8؛فلپیوں،2: 8،1-کرنتھیوں، 15: 20- 24

[42] البقرۃ،2: 7

[43] آل عمران،3: 2

" اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ " [44]

"بے شک اس کا جمع کرنا اور پڑھا دینا ہمارے ذمہ ہے۔"

قرآن اپنی تعریف خود ان الفاظ میں کرتا ہے:

"وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ۔ عَلٰي قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ۔ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ" [45]

"یہ رب العالمین کی نازل کردہ چیز ہے۔ اسے لے کر تیرے دل پر امانت دار روح اتری ہے۔ تاکہ تو ان لوگوں میں شامل ہو جو (خدا کی طرف سے خلق خدا کو) متنبہ کرنے والے ہیں، صاف صاف عربی زبان میں۔"

حدیث

نبی اکرم ﷺ کے اقوال، افعال اور تقاریر کو حدیث کہا جاتا ہے۔ قرآن پاک کے بعد شریعت اسلامیہ کا دوسرا ماخذ ہے۔ لسان العرب میں اس کی تعریف کرتے ہوئے ابن منظور افریقیؒ رقم طراز ہیں:

" الجديد من الأشياء، نقيض القديم؛ ويُطلَق على الكلام، قليله وكثيره؛ لأنه يحدث ويتجدَّد شيئًا فشيئًا، وجمعه أحاديث" [46]

مسجد

انسان کا مقصدِ تخلیق ہی عبادت ہے اور اسی چیز پر آخرت میں انسان کی کامیابی کا انحصار ہے۔ عبادات کا مظہر اوّل نماز ہے اور چونکہ مسجد اصطلاح میں اس جگہ کو کہتے ہیں جو نماز کے لئے وقف کر دی گئی ہو۔ لہٰذا دینی اعتبار سے مسجد کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ اسلام میں تین مساجد، مسجد الحرام، مسجد اقصی اور مسجد نبویؐ خاص طور پر اہمیت کی حامل ہیں۔ مساجد کو آباد کرنا ایمان کی دلیل ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

" اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰۤى اُولٰۤئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ" [47]

---

[44] القیامۃ،75: 17

[45] الشعراء،26: 192- 195

[46] لسان العرب،2/ 131

[47] التوبۃ،9: 18

"اللہ کی مسجدوں کے آباد کار ﴿مجاور و خادم﴾ تو وہی لوگ ہو سکتے ہیں جو اللہ اور روز آخر کو مانیں اور نماز قائم کریں، زکوٰۃ دیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈریں۔ انہی سے یہ توقع ہے کہ سیدھی راہ چلیں گے۔"

ہجرت

اللہ تعالیٰ کے لیے اپنا گھر بار اور مال و دولت چھوڑ کر دوسری جگہ چلے جانا ہجرت کہلاتا۔ ہجرت حبشہ اور ہجرت مدنیہ اسلامی تاریخ میں سب سے اہم ہیں۔ اسلامی ہجری سال کا آغاز بھی نبی اکرم ﷺ کی مکہ مکرمہ سے مدنیہ منورہ کی جانب ہجرت سے کیا گیا۔ آپ ﷺ کی ہجرت کے بعد مدنیہ منورہ "مدنیۃ النبیؐ" کہلانے لگا۔ ابن منظور افریقیؒ کے مطابق:

"و هما يهتجران ويتهاجران، والاسم الهجرة، وفى الحديث: لاهجرة بعد ثلاث، يريد به الهجر ضد الوصل، يعنى فيما يكون بين المسلمين من عتب و موجدة او تقصير يقع فى حقوق العشرة والصحبة دون ماكان من ذلک فى جانب الدين"[48]

عید

اہل اسلام کے دو تہواروں کا نام جس کا مادہ ع۔و۔د ہے۔

ابن منظور افریقیؒ اس کی تعریف کچھ یوں کرتے ہیں:

"هذه ترجمة انفرد بها ابن سيده وحده وقال: العيدانة اطول مايكون من النخل ولاتكون عيدانة حتى يسقط كربها كله ، ويصير جذعها اجرد من اعلاه اسفله؛ عن ابى حنيفة، وقال ابو عبيد: هى كالرقلة[49]

"اس کا ترجمہ ابن سیدنے یوں کیا تھا جنہوں نے کہا تھا: عید کھجور کے درختوں سے لمبی ہوتی ہے اور اس وقت تک عیدیں نہیں بنتیں جب تک وہ سب گر نہیں جاتیں، اور وہ بالکل خالی نہیں ہو جاتے۔ امام ابو حنیفہؒ کے حوالے سے ابو عبید کہتے ہیں کہ اس سے مراد باغ ہے۔"

عاد، یعود، عوداً و عیاداً (بمعنی لوٹ آنا، پھر آنا)، سے اسم مصدر، لغوی اعتبار سے ہر وہ دن جس میں لوگ جمع ہوتے ہوں۔[50]

---

[48] افریقی، لسان العرب (بیروت: داراحیاء التراث العربیۃ، الطعبۃ الثالثۃ 1419ھ)، 31/15

[49] ایضاً، 492/9

[50] عید، اردو دائرہ معارف اسلامیہ (لاہور: پنجاب یونیورسٹی، بار ثانی 2007ء)، ج 14/2، ص 352

مسلمان سال میں دو عیدیں مناتے ہیں جن میں سے پہلی عید "عید الفطر" کہلاتی ہے۔ عید اور خوشی کا یہ دن مسلمانوں کا عظیم اور مقدس مذہبی اور معاشرتی تہوار ہے جو ہر سال یکم شوال المکرم کو انتہائی عقیدت و احترام، جوش و جذبے اور ذوق و شوق سے منایا جاتا ہے۔

دوسری عید کو "عید الاضحی" کہا جاتا ہے۔ جو حضرت ابراہیمؑ و اسماعیلؑ کی عظیم و بے مثال قربانی کی یاد تازہ کرنے کے لیے تمام عالم اسلام میں 10 ذی الحجہ کو بڑے جوش و جذبے کے ساتھ منائی جاتی ہے۔ قربانی کا لفظ قربان سے نکلا ہے۔ جب مسلمان حج مکمل کر لیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ انہیں معاف کر دیتا ہے۔ اس لیے حج کی تکمیل یوم عرفہ میں وقوف عرفہ پر ہوتی ہے جو حج کا ایک عظیم رکن ہے یہ قربانی اُس عظیم قربانی کی یاد میں ہر سال منائی جاتی ہے جو حضرت ابراہیمؑ نے خواب میں اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کے حوالے سے دیکھا اور اس کو عملی جامہ پہنانے کے لیے حضرت اسماعیلؑ کی گردن پر چھری چلادی تھی۔

عبادت

عبادت کا اساسی مفہوم کسی کی بالادستی و برتری تسلیم کر کے اس کے مقابلے میں اپنی آزادی و خود مختاری سے دست بردار ہو جانا، سرتابی و مزاحمت چھوڑ دینا اور اس کے لیے رام ہو جانا ہے۔[51]

نماز

اسلامی عبادات کا پہلا رکن نماز ہے اور یہ بھی ان عبادات میں سے ایک ہے جو تینوں الہامی مذاہب میں مشترک ہے اور جو ہر مرد و عورت، امیر و غریب، شاہ و گدا، تندرست و بیمار، مسافر و مقیم پر ہمیشہ اور ہر حال میں مقررہ وقت پر یکساں طور پر فرض ہے۔ اور کسی بھی حالت میں معاف نہیں ہے۔ نماز ہی وہ واحد عبادت ہے جو کسی بھی مسلمان سے کسی بھی حالت میں ساقط نہیں ہوتی اور اس کی ادائیگی ہر حال میں اس پر لازم ہے۔[52]

زکوٰۃ

زکوٰۃ اسلامی عبادات کا چوتھا رکن ہے۔ جو انسانوں کے درمیان ہمدردی اور باہم مدد اور معاونت کا نام ہے۔ زکوٰۃ انسان کے مال کے لیے نہ صرف پاکیزگی کا باعث بنتی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ اس کے مال میں خیر و برکت پیدا فرما دیتے ہیں اور اس طرح انسان اللہ کے غضب سے بھی محفوظ رہتا ہے۔ معجم التعریفات میں اس کی تعریف یوں ملتی ہے:

---

[51] سید ابو الاعلیٰ مودودیؒ، قرآن کی چار بنیادی اصطلاحیں، (لاہور: اسلامک پبلیکیشنز لمیٹڈ، مئی 2010ء) 73

[52] علی بن محمد السید الشریف الجرجانی، معجم التعریفات، 114

"زلزکاۃ: فی االغۃ: الزیادۃ، وفی الشرع: عبارۃ عن ایجاب طائفۃ من المال فی مال مخصوص لمالک مخصوص۔"[53]

روزہ

روزہ اسلام کا تیسرا بنیادی رکن ہے۔ جس کی پابندی شہادتِ توحید و رسالت اور نماز کے بعد ایک مستقل فرض کی حیثیت رکھتی ہے۔ جس کا اہتمام نبی اکرم ﷺ نے اپنی پوری زندگی میں اس کی فرضیت کے بعد ہمیشہ کیا۔ روزہ کو عربی میں صوم کہا جاتا ہے جس کی تعریف یوں کی جاتی ہے:

" عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ (وهو مصدر قولك : صمتُ صياماً ، كما تقول : قمت قياماً ، وأصل الصوم والصيّام في اللغة : الأمساك ، يقال : صامت الرّيح إذا سكنت وأمسكت عن الهبوب ، وصامت الخيل إذا وقعت وأمسكت عن السّير؟ قال النابغة :خيلٌ صيام وخيلٌ غير صائمةتحت العجاج وخيل تعلك اللجما۔"[54]

حج

حج ارکان اسلام میں پانچواں بنیادی رکن ہے جو ہر عاقل، بالغ، تندرست اور صاحب استطاعت مسلمان مرد و عورت پر زندگی میں ایک بار فرض ہے۔ اس کی تعریف کچھ یوں کی جاتی ہے:

" الحجُّ في اللغة من الجذر اللغوي حجج، فالحاء والجيم جذْر دالٌّ على أربعة أصولٍ (والأصل الأول هو المراد هنا)إقرأ المزيد على "[55]

فرشتہ

اللہ تعالیٰ کی وہ نوری مخلوق جو خالق و مخلوق کے درمیان پیغام رسانی کا فریضہ سر انجام دیتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے احکامات سے سر مو انحراف نہیں کرتی۔ ہماری اس بات کی تائید اس فرمان ربانی سے ہوتی ہے:

"يَخَافُونَ رَبَّهُم مِّن فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ"[56]

---

[53] ایضاً، 99

[54] أحمد بن محمد بن إبراهيم الثعلبي النيسابوري، الكشف والبيان (بيروت: دار إحياء التراث العربي، 1422ھ)، 2/ 61

[55] ابن فارس، مقاييس اللغة (دمشق: دار الفكر، 1979ء)، 2/ 29-31

[56] النحل، 16: 50

"وہ اپنے رب سے جو ان کے اوپر ہے ڈرتے رہتے ہیں اور جو حکم انہیں دیا جاتا ہے
(اسے) بجالاتے ہیں۔"

شریعت

شریعت سے مراد دین کے وہ معاملات و احکامات ہیں جو اللہ نے بندوں کے لئے بیان فرمادیے اور جو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عطا کردہ ضابطہ حیات سے ثابت ہیں۔ شریعت سے اوامر و نواہی، حلال و حرام، فرض، واجب، مستحب، مکروہ، جائز و ناجائز اور سزا و جزا کا ایک جامع نظام استوار ہوتا ہے۔[57]

یہاں ہم نے تینوں الہامی مذاہب کی مذہبی اصطلاحات کا انتہائی اختصار سے ایک جائزہ پیش کیا ہے۔ بغور مطالعہ سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ تینوں الہامی مذاہب کی اکثر اصطلاحات میں کسی نہ کسی حوالے سے مماثلت پائی جاتی ہے۔ چاہے نام مختلف ہوں لیکن اُن کی یہ مماثلت ہمیں یہ پتا دیتی ہے کہ کچھ اختلاف کے ساتھ تینوں مذاہب کی بنیادی اور مذہبی اصطلاحات نہ صرف ہم معنی ہیں بلکہ ایک دوسرے کی وضاحت کرتی نظر آتی ہیں۔ اور یہ اصطلاحات ان مذاہب کے ماننے والوں کو زندگی گزارنے کا ایک بہترین قرینہ اور قاعدہ فراہم کرتی ہیں اور وہ ان کو مان کر اپنی بہترین اصلاح بھی کر سکتا ہے اور اس طرح ایک دوسرے کے مذہب کے احترام میں بھی اضافہ ہو گا اور وہ اختلافات جو انتہائی شدت اختیار کر چکے ہیں اس میں کمی لانے میں بھی مدد ملے گی۔

[57] ابن منظورؒ، لسان العرب، 8/ 175